بسم اللہ الرحمن الرحیم

بچے کا نام "وائل" رکھنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا لڑکے کا نام محمد وائل رکھنا درست ہے؟

جواب

وائل، نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے بہت پیارے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام ہے، جب یہ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضرہونے کے لیے اپنے علاقے سے چلے، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ان کے آنے سے پہلے ہی ان کی آمد کی بشارت دے دی، ان کے آنے پر ان کا استقبال فرمایا اور ان کی اولاد میں برکت کی دعا بھی فرمائی، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کے زمانہ تک حیات رہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے متعدد روایات بھی نقل فرمائی ہیں۔ لہٰذا صحابی رسول کی نسبت سے یہ نام رکھنا درست اور باعثِ برکت ہے۔

علامہ عزالدین ابن الاثیر رحمۃ اللہ علیہ "اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ" میں فرماتے ہیں: "وفد على رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم و كان رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم قد بشر أصحابه بقدومه قبل أن يصل بأيام، وقال: يأتيكم وائل بن حجر من أرض بعيدة، من حضرموت، طائعا راغبا في الله عز وجل وفي رسوله، وهو بقية أبناء الملوك. فلما دخل عليه رحب به وأدناه من نفسه، وقرب مجلسه وبسط له رداءه، وأجلسه عليه مع نفسه، وقال: اللّٰهم، بارك في وائل وولده واستعمله النبي صلى الله عليه و آله وسلم على الأقيال من حضرموت وأقطعه أرضا۔۔۔روى عن النبي صلى الله عليه و آله وسلم أحاديث" ترجمہ: وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے پہنچنے سے کئی دن پہلے ہی صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ان کی آمد کی خوشخبری دے دی تھی اور فرمایا تھا: تمہارے پاس وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دور دراز علاقے، حضر موت سے آنے والے ہیں۔ وہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و رغبت کے ساتھ آ رہے ہیں، اور وہ بادشاہوں کی اولاد میں سے باقی رہنے والے افراد میں سے ہیں۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا خیر مقدم کیا، انہیں اپنے قریب کیا، اپنی مجلس میں ان کے لیے جگہ بنائی، اپنا کپڑا بچھایا اور انہیں اپنے ساتھ اس پر بٹھایا۔ پھر فرمایا: اے اللہ! وائل اور ان کی اولاد میں برکت عطا فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں حضر موت کے سرداروں پر حاکم مقرر فرمایا اور انہیں ایک زمین عطا فرمائی۔ وائل بن

حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعدد احادیث بھی روایت کی ہیں۔ (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، جلد 5، صفحہ 451، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ایک مقام پر فرماتے ہیں: "اقول: بلکہ مواظبت درکنار **چوبیس 24 صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم** نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے صفتِ وضو قولاً وفعلاً نقل فرمائی۔۔۔۔ **(۱۰) وائل بن حجر۔**" (فتاوی رضویہ، جلد 1، حصہ دوم، صفحہ 816، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں: "آپ کا نام وائل ابن حجر ابن ربیعہ ابن وائل ابن یعمر ہے، کنیت ابو حمیدہ، قبیلہ بنی حزم سے ہیں، حضرموت کے شاہزادہ تھے، جب اسلام لانے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضور نے ان کے لیئے اپنی چادر بچھادی اور اپنے قریب بٹھایا اور فرمایا کہ تم نے اللہ کے لیئے بہت دراز سفر کیا اور بہت دعائیں دیں، حضرموت کا حاکم بنایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کو ہمیشہ حاضری بارگاہ میسر نہ تھی۔" (مراۃ المناجیح، جلد 2، صفحہ 18، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

محمد نام رکھنے کی فضیلت:

کنز العمال میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "من ولد له مولود ذكر فسماه محمدا حبالي وتبركا باسمي كان هو ومولوده في الجنة" ترجمہ: جس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔ (کنز العمال، ج 16، ص 422، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ردالمحتار میں مذکورہ حدیث کے تحت ہے "قال السيوطي: هذا أمثل حديث ورد في هذا الباب وإسناده حسن" ترجمہ: علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: جتنی بھی احادیث اس باب میں وارد ہوئیں، یہ حدیث ان سب میں بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج 9، ص 688، مطبوعہ: کوئٹہ)

امامِ اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "بہتر یہ ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے، اس کے ساتھ جان وغیرہ اور کوئی لفظ نہ ملائے کہ فضائل تنہا اِنہیں اَسمائے مبارکہ کے وارد ہوئے ہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج 24، ص 691، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

نوٹ: ناموں کے بارے میں تفصیلی معلومات اور بچوں اور بچیوں کے اسلامی نام حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ کتاب "نام رکھنے کے احکام" کا مطالعہ کیجئے۔ آپ اس کتاب کو ڈاؤن لوڈ کرسکتے ہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5323

تاریخ اجراء: 03 ربیع الاول 1448ھ/17 اگست 2026ء